مولانا محفوظ الرحمان فیضی *

ثنائیات موطا امام مالکؒ

احادیث کی معروف و متداول کتابوں میں موطا امام مالک سب سے قدیم اور مستند ترین کتاب ہے' یہ جن خصائص و امتیازات کی حامل ہے ان سے احادیث کے دوسرے مجموعے خالی ہیں' اس کی ایک بڑی اہم اور امتیازی خصوصیت اس کی احادیث کا بہ سند عالی مروی ہونا بھی ہے' علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ اور مولفین حدیث میں جتنے واسطے کم ہوں گے اسی قدر ان کی تالیفات زیادہ معتبر اور مستند ہوں گی' بخاری و مسلم کی روایتیں عموماً پانچ چھ واسطوں سے مروی ہیں' موطا کی حدیثیں تین چار واسطوں سے زیادہ کی نہیں ہیں امام بخاری کو اپنی بیس ثلاثیات پر ناز ہے (۱) اور موطا کی بنیاد ہی ثلاثیات پر ہے۔ اس کے علاوہ اس میں چالیس ثنائیات ہیں (۲)''

یعنی موطا میں امام مالکؒ کے صرف چار شیوخ سے مروی احادیث میں سے تین چہل ثنائیات مرتب ہو سکتی ہیں' جب کہ موطا میں امام موصوف کے جن شیوخ سے ثنائیات مروی ہیں ان کی تعداد انیس ہے۔

حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حیات امام مالکؒ میں ایک بات اور یہ لکھی ہے کہ:

''یحیٰی بن بکیر نے امام صاحب کی ثنایات کو الگ رسالہ میں جمع کیا ہے' علمائے اندلس اپنے شاگردوں کو فراغت کی سند دیتے تھے تو اس کو تبرکاً پڑھاتے تھے''

سید صاحبؒ نے اس کے لئے بھی کوئی حوالہ نہیں دیا ہے اور جیسا کہ میں نے شروع میں خیال ظاہر کیا ہے کہ اغلب یہ ہے کہ اس امر کے لئے ان کا ماخذ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی کتاب ''بستان المحدثین'' ہوگی لیکن شاہ صاحب (قدس سرہ) نے چہل احادیث ثنائی پر مشتمل جس رسالہ کا ذکر کیا ہے اس کے بارے میں موصوف نے یہ نہیں لکھا ہے کہ وہ خود یحیٰی بن بکیر کا جمع کردہ ہے' بلکہ یہ لکھا ہے کہ یحیٰی بن بکیر کے علاوہ' بعض علمائے مغرب نے ان احادیث کو علیحدہ جمع و مرتب کر دیا ہے اور موطا کی روایت کی اجازت حاصل کرنے کے لئے اہل مغرب یہی رسالہ کو شیخ کو سنا کر

* جامعہ فیض عام' مئو ناتھ بھنجن •

اس سے موطا کی روایت کرنے کا اجازہ حاصل کر لیتے ہیں۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کردہ رسالہ کے بارے میں ناچیز نے بہت کچھ پرس و جو کی لیکن کہیں کسی سے اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ میرا گمان ہے کہ مولف رسالہ کے پیش نظر "ثنائیاتِ موطا امام مالک" کا استقصاء نہیں رہا ہوگا، بلکہ "اربعین" میں ایک مفصل مرقع بھی پیش کیا گیا ہے، اسی سلسلہ میں ساتویں نسخہ موطا کا تعارف پیش کرتے ہوئے شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"نسخہ ہفتم از موطا روایت یحییٰ بن بکیر .... و در موطائے او چہل حدیث ثنائی ست کہ درمیان امام مالک و جناب رسالت مآب پیش از دو واسطہ واقع نہ شدہ، وایں چہل حدیث در دیار مغرب رسالہ جدا نوشتہ اند و در مقام تحصیل اجازت موطا ہماں بر استاذ می گزرانند"(۳)

یعنی موطا کا ساتواں نسخہ وہ ہے جو یحییٰ بن بکیر کا روایت کردہ ہے..... ان کی (روایت کردہ) موطا میں چالیس حدیثیں ثنائی ہیں، یعنی امام مالک اور جنابِ رسالت مآب ﷺ کے درمیان دو واسطے سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس چہل حدیث کو دیارِ مغرب (افریقہ و اندلس) میں ایک علیحدہ رسالہ کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے۔ موطا کے روایت کی اجازت حاصل کرنے کے لئے اہل مغرب یہی استاد کو پڑھ کر سناتے ہیں اور اجازت حاصل کرتے ہیں۔

شاہ صاحبؒ کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے یہ "چہل حدیث ثنائی" مطلقاً ہر نسخہ موطا کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ صرف اس نسخہ موطا کی ہے جو یحییٰ بن بکیر کا روایت کردہ ہے، چنانچہ شاہ صاحبؒ نے موطا کے دیگر نسخوں کا تعارف کراتے ہوئے یہ بات نہیں لکھی ہے اور نہ ان میں سے کسی اور میں بھی اس خصوصیت کے موجود ہونے کا کوئی اشارہ کیا ہے بلکہ صرف یحییٰ بن بکیر کے نسخے کا تعارف کراتے ہوئے یہ بات لکھی ہے مگر حضرت سید صاحبؒ وغیرہ نے اسی کو مطلقاً موطا کی خصوصیت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ اور سید صاحبؒ کے بیانات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ موطا امام مالک کے اندر صرف چالیس احادیث ہی ثنائیات کے زمرے میں آتی ہیں ان کی تعداد اس سے زیادہ نہیں۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "بستان المحدثین" کو پڑھنے کے بعد ناچیز کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت شاہ صاحبؒ نے موطا بروایت ابن بکیر میں جن چہل ثنائیات کی نشاندہی فرمائی ہے کیا وہ صرف اسی میں ہیں یا موجودہ متداول نسخہ موطا (یعنی روایت کردہ یحییٰ اللیثی) میں بھی ہیں اگر وہ اس میں بھی ہوں تو تتبع واستقرا کے بعد انہیں جمع کر کے ایک رسالہ بنام "چہل ثنائیات موطا امام مالک" مرتب کر لیا جائے جسے مختصر توضیح وتشریح کے ساتھ ... شائع کر دیا جائے۔ اس مقصد سے جب ناچیز نے موطا میں ثنائیات کا استقراء وتتبع شروع کیا تو تقریباً ایک سو صفحات کی ورق گردانی کے بعد چہل حدیث ثنائی دستیاب ہوگئیں۔ انتہائی خوشی ہوئی اور شوق کو مہمیز ہوئی کہ

یزید ک وجھه حسنا اذا ما زدته نظرا

چنانچہ ہندوستان اور بلاد عربیہ سے شائع ہونے والے موطا کے مختلف نسخوں کو سامنے رکھ کر اسے شروع سے آخر تک بار بار پڑھا جسکے بعد میری مسرت کی انتہا نہ رہی کہ اس میں ایک چہل نہیں بلکہ کئی چہل ثنائیات موجود ہیں۔

پھر حافظ ابن عبدالبر کی کتاب ''تجرید التمہید'' بھی دستیاب ہوگئی تو اس سے ثنائیات کی تلاش میں مزید آسانی ہوئی۔ نیز یحییٰ لیثی کے علاوہ امام مالک کے دوسرے تلامذہ کی روایاتِ موطا میں جو زیادات ہیں اور جنہیں حافظ ابن عبدالبر نے مذکورہ بالا کتاب کے آخر میں علیحدہ ذکر فرمایا ہے ان میں بھی متعدد ثنائیات ہاتھ لگیں۔

موطا امام محمد جو درحقیقت موطا امام مالک ہی کا بہ روایت امام محمد ایک نسخہ ہے اس میں بھی چند زائد ثنائیات ملیں، اس طرح موطا امام مالک میں ثنائیات کی کل تعداد ایک سو ترپن تک جا پہنچی۔ خاکسار نے ان احادیث عالیہ کا مجموعہ ''ثنائیات موطا امام مالک'' کے نام سے مرتب کیا ہے جو زیر کتابت ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طباعت کے مرحلے کو بھی آسان فرمادے۔ آمین۔

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ''تجرید التمہید'' میں جس کا پورا نام ''تجرید التمہید لمافی الموطا من المعانی والاسانید'' ہے اور دوسرا نام ''التقصی لاحادیث الموطا وشیوخ الامام مالک'' ہے احادیثِ موطا کو امام مالک کے شیوخ کی ترتیب سے ذکر کیا ہے۔ یہ ترتیب حروف ہجاء پر ہے اس طرح ہر شیخ کی تمام احادیث یکجا مذکور ہیں، چنانچہ امام مالکؒ کے خاص شیخ امام نافع کی سب حدیثیں بھی یکجا جمع ہوگئی ہیں۔ اگر کوئی شخص صرف اسی حصے پر سرسری نظر ڈالے تو اسے بیک نظر اس ایک سند نافع عن ابن عمر سے جو اصح الاسانید ہے، چہل ثنائیات سے زیادہ حاصل ہوجائیں گی۔ جس کے بعد یہ تحقیق بے بنیاد ہوجاتی ہے کہ ''موطا کی بنیاد ہی ثلاثیات پر ہے، بلکہ اس میں چالیس ثنائیات ہیں''

موطا میں امام مالک کے شیخ امام نافع سے کل نوے احادیث مروی ہیں ان میں سے چوہتر (۷۴) ثنائی ہیں یعنی چھ کم دو چہل ثنائیات۔

اسی طرح امام مالک کے ایک دوسرے شیخ امام عبداللہ بن دینار سے موطا میں کل اکتیس حدیثیں مروی ہیں ان میں ستائیس ثنائی ہیں۔

ایک تیسرے شیخ امام اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری سے موطا میں کل اٹھارہ حدیثیں مروی ہیں جن میں تیرہ ثنائی ہیں۔

ایک اور شیخ امام حمید بن ابی حمید الطویل سے موطا میں سات حدیثیں ہیں، جن میں چھ ثنائی ہیں۔ ڈاکٹر مولانا تقی الدین ندوی مظاہری اسی کا اعادہ و تکرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''موطا کی بنیاد ہی ثلاثیات پر ہے بلکہ اس میں چالیس ثنائیات ہیں۔ (۴)

ثلاثیات ثلاثی کی جمع ہے‘ حدیثِ ثلاثی کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کی سند میں مولف کتاب (مثلاً امام مالک) اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صرف تین راویوں کے واسطے ہوں اور ثنائیات ثنائی کی جمع ہے‘ حدیث ثنائی کا مطلب یہ ہے کہ مولف کتاب (مثلاً امام مالک) اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صرف دو ہی واسطے ہوں۔

موطا امام مالک میں چالیس ثنائی حدیثوں کے موجود ہونے کی خصوصیت کا ذکر حضرت سید صاحبؒ نے اور غالباً ان ہی کے تتبع میں مولانا مظاہری ندوی نے بھی جزم و یقین کے ساتھ کیا ہے‘ لیکن دونوں بزرگوں نے صراحتاً و اشارتاً اس کے کسی ماخذ کا حوالہ نہیں دیا ہے جس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ ان دونوں حضرات نے غالباً خود موطا امام مالک کے مکمل تتبع و استقراء کے بعد یہ صراحت فرمائی ہے کہ انہیں اس میں چالیس ثنائی حدیثیں دستیاب ہوئی ہیں۔

راقم کے خیال میں اغلب یہ ہے کہ ان دونوں حضرات کا ماخذ و مصادر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''بستان المحدثین'' ہے گو اس کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے کیونکہ بستان المحدثین کے علاوہ تذکرہ کی کتابوں یا شروح موطا میں موطا کی اس خصوصیت کا اس طرح ذکر نہیں ملتا۔ شاہ صاحب (قدس سرہ) کی کتاب میں امام مالک کے حالات اور موطا کی خصوصیات کا بہترین تذکرہ ہے اور موطا کے رواۃ اور اس کے متعدد نسخوں کا رسالہ لکھنا مقصود رہا ہوگا اس لئے انہوں نے صرف چالیس ثنائیات کا انتخاب کیا بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ صرف ایسی چالیس ثنائیات کا بیان مقصود رہا جو بطریق اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر مروی ہیں۔ والعلم عنداللہ

ناچیز نے ''ثنائیات موطا امام مالک'' پر مشتمل جو رسالہ مرتب کیا ہے وہ مقصود و موضوع کے علاوہ ایک مقدمہ اور ایک ملحق پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں انتہائی اختصار کے ساتھ ''اربعین'' اور ''علوے اسناد'' کے بعض مباحث کا بیان ہے اور ملحق میں امام مالک اور موطا کے حالات و اوصاف کا تذکرہ ہے‘ نیز امام مالک کے ان شیوخ اور شیوخ الشیوخ کا مختصر ذکر ہے جن سے موطا میں ثنائیات مروی ہیں۔ رسالہ عربی میں ہے‘ اس رسالہ اور اس حقیر کوشش کا اور کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو لیکن یہ فائدہ ضرور ہوگا کہ جو طلبہ سند و متن کے ساتھ کچھ حدیثیں حفظ کرنا چاہیں گے انہیں یک گونہ سہولت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ و بنعمتہ تتم الصالحات۔

(حواشی)

(۱) یہ امر یقیناً باعث فخر ہے‘ لیکن حضرت امام بخاری نے واقعی اس پر فخر و ناز کیا ہو اس کی تصدیق امام موصوف کے حالات اور تذکروں سے نہیں ہوتی

(۲) حیات امام مالک‘ ص ۹۳　　(۳) بستان المحدثین ص ۲۱　　(۴) محدثین عظام‘ ص ۸۷